سوال

(287) مسجد الحرام میں عورتوں کا نمازی کے آگے سے گزرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ اور کیا یہ مسئلہ مسجد الحرام اور امام کی اقتداء میں اور اکیلے نماز سب کے لیے یکساں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یہ بات صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(يقطع صلاة المرء المسلم إذا لم يكن بين يديه مثل مؤخرة الرحل: المرأة والحمار والكلب الأسود) (صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب قدر ما یستر المصلی، حدیث: 510 وسنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب م یقطع الصلاۃ، حدیث: 702)

مسلمان مرد نے جب نماز کے لیے اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ نہ رکھا ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے اور کالے کتے کے گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ لہذا اگر نمازی نے سترہ رکھا ہو اور کوئی عورت اس کے اور سترے کے درمیان سے گزر جائے، یا اگر سترہ نہ ہو تو وہ اس کے اور سجدے کی جگہ کے درمیان سے گزر جائے تو مرد کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس پر واجب ہو گا کہ وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے، خواہ وہ اپنی آخری رکعت میں پہنچ چکا ہو، اور اس میں مسجد حرام یا دیگر کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اس مسئلے میں راجح قول یہی ہے۔ کیونکہ احادیث عام ہیں ان میں کسی جگہ کی تخصیص یا فرق نہیں کیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الجامع الصحیح میں "باب السترة بمكة وغيرها" کے زیر عنوان یہ مسئلہ بیان فرماتے ہوئے عموم احادیث سے استدلال کیا ہے۔ لہذا مرد پر واجب ہے کہ جب نماز پڑھتے ہوئے اس کے اور سترے کے درمیان سے اس کے اور مقام سجدہ کے درمیان سے عورت گزر جائے تو اپنی نماز کا اعادہ کرے، سوائے اس کے کہ وہ امام کی اقتدا میں ہو۔ کیونکہ امام کا سترہ مقتدی کے لیے بھی سترہ ہوتا ہے۔ مقتدیوں کے آگے سے کسی کا گزر جانا جائز ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر انسان امام کے پیچھے نہ ہو تو کسی کا نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے۔ آپ علیہ السلام کا فرمان ہے: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو خبر ہو کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کا چالیس۔۔۔ کھڑا رہنا اس کے لیے بہتر ہو بجائے اس کے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرتا۔'' (صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اثم المار بین یدی المصلی، حدیث: 510 و صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب منع المار بین یدی المصلی، حدیث: 507) مسند بزار میں یہ مدت ''چالیس سال'' (مجمع الزوائد: 2/61) کی وضاحت سے آئی ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 253

محدث فتویٰ